محاسن اسلام

قسط نمبر 2

حافظ محمد اسحاق سلفی
گلالی پور فیصل آباد

اللہ رب العزت نے انہیں انبیاء کرام علیہ السلام کی عزت کرنے کا حکم دیا لیکن یہودیوں نے کئی انبیاء پر الزام باندھے کسی نبی پر کفر وشرک کا فتویٰ لگایا جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق آتا ہے:

وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا (سورۃ البقرۃ۔۱۰۲)

"حضرت سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا"۔

اس نسل نے شراب خوری کا الزام حضرت نوح علیہ السلام پر لگایا وہ کہتے تھے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے انگوروں سے بنی شراب پی لی۔ جب شراب کا اثر ہوا تو وہ برہنہ ہو گئے اور حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق اپنی بیٹیوں سے زنا کرنے کا عقیدہ اس قوم یہود کا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق اس قوم کا عقیدہ ہے کہ وہ ایک ننگی عورت پر عاشق ہو گئے تھے اس طرح سلیمان علیہ السلام پر بھی بدکاری' زنا کاری کا الزام قوم یہود نے لگایا تھا۔ جب کہ اللہ رب العزت نے ان مذکورہ انبیاء کے تذکرے قرآن میں فرما کر شہادت دی ہے کہ یہ لوگ میرے بندے اور رسول اور برگزیدہ بندے تھے اور اس قوم یہود کا عقیدہ یہ بھی تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں جس کی تردید قرآن وحدیث نے واضح طور پر کر دی۔ اسی طرح ہندو دھرم کے لوگ آریہ ذات کے علاوہ خدا کی کسی آواز کے قائل نہیں لیکن اسلام کا پیغام ہے کہ ساری دنیا ایک ہی خدا کی مخلوق ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں ساری قومیں اور نسلیں برابر کی شریک ہیں۔

ایران ہو یا ہندوستان' چین ہو یا فارس' یونان ہو یا انگلینڈ' عرب ہو یا شام' مصر ہو یا فرانس' افغانستان ہو یا پاکستان۔ ہر جگہ اللہ رب العزت کی راہنمائی کا نور چمکا۔ جہاں جہاں بھی انسانوں کی آبادی ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے قاصد بھیجے اور ان کے ذریعے اپنے احکام سے مطلع فرمایا۔ اسلام کی اسی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک تمام پیغمبروں پر اور پہلی آسمانی کتابوں پر یقین نہ رکھے۔ خدا کی عبادت ہر مذہب میں تھی اور اب ہر قوم خدا کی عبادت کرتی ہے لیکن عبادت کرنے کے انداز مختلف ہیں اور قدیم مذاہب میں ایک عام غلط فہمی یہ پھیل گئی تھی کہ عبادت کا مقصود جسم کو تکلیف دینا ہے۔

دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ جس قدر اس ظاہری جسم کو تکلیف دی جائے اسی قدر روحانی ترقی ہو گی اور دل کی صفائی اور پاکیزگی بڑھے گی۔ اس بات کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندوؤں میں جوگ' عیسائیوں میں رہبانیت پیدا ہوئی اور بڑی بڑی ریاستوں کا وجود سامنے آیا۔ اور ان کو روحانی ترقی کا ذریعہ سمجھا گیا۔ کوئی عمر بھر نہانے سے پرہیز کر لیتا تھا کوئی عمر بھر ٹاٹ اوڑھے رکھنے کا عزم کر لیتا تھا۔ کوئی تمام عمر کھڑا رہنے کا عزم کر لیتا تھا' کوئی تمام عمر غار میں بیٹھ رہتا اور کوئی یہ ارادہ وعزم کرتا کہ وہ اب ساری عمر درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرے گا۔

یہ اسلام سے پہلے خدا پرستی کا اعلیٰ درجہ اور روحانیت کی سب سے عمدہ شکل سمجھی جاتی تھی۔ اسلام نے ہی انسانوں کو ان مصیبتوں سے نجات دلائی اور بتایا کہ یہ عبادت نہیں بلکہ یہ جسم کے ساتھ زیادتی ہے۔ اللہ رب العزت کو جسم کی تکلیف دینا پسند نہیں۔ بلکہ دل کی خوشنودی مطلوب ہے۔ طاقت سے زیادہ تکلیف دینے کا اسلام میں وجود ہی نہیں ہے اور یہ برکات صرف اسلام ہی میں موجود ہیں اور کسی دین ومذہب میں نہیں۔ اسلام سے قبل عرب میں اپنی اولاد کو قتل کرنا ایک رواج بن چکا تھا جس کے لئے عذر یہ بنایا جاتا کہ ان کی پرورش کے لئے ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں۔ خصوصاً بچیوں کو

غیرت کے نام پر دفن کیا جاتا تھا۔ آج بھی بچے کثرت سے اس لئے قتل کئے جاتے ہیں کہ ان کی پرورش کرنے کا ان کے پاس سامان نہیں ہے۔

کہتے ہیں کہ ملک کی پیداوار بہت کم ہے اس لئے مردم شماری سے بچوں کی کثرت پیدائش سے روکا جائے۔ عرب میں اور دوسری قوموں کے قانون میں بچے کو پیدائش سے قبل ضائع کرنے کا اور پیدائش کے بعد اس کو قتل کرنے پر کوئی پوچھ گچھ نہ تھی۔ اسلام نے پوری دنیا کے سامنے یہ اصول پیش کیا ہے کہ کوئی کسی کو روزی نہیں دیتا مگر صرف اللہ تعالیٰ ہی ہر روح کو روزی دیتا ہے ارشاد ربانی ہے:

وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقھا (سورۃ ہود آیت نمبر 6)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ولا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن نرزقھم وایاکم ان قتلھم کان خطا کبیرا (بنی اسرائیل:۳۱)

''کہ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے نہ مارو۔ روزی تو ہم دیتے ہیں تم کو اور ان کو بھی اس لئے ان کا مارڈالنا بڑی غلطی ہے''۔

عرب میں تو یہ تھا کہ لڑکیوں کو زندہ دفن کردیتے تھے اسلام نے اس رسم باطل کو ہمیشہ کیلئے ایک فقرہ میں ہی ختم کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

واذا الموؤدة سئلت، بای ذنب قتلت (التکویر:۹۔۸)

کتنی ہی قوموں نے لوگوں کے درمیان حسب ونسب، مال و دولت، رنگ ونسل، اور شکل و صورت کی دیواریں قائم کر رکھی تھیں۔ اسلام کے نزدیک حسب ونسب مال و دولت، شکل وصورت میں سے کوئی چیز بھی دوسروں کے درمیان امتیاز پیدا نہیں کرسکتی۔ وہ قوم قریش جس کو اپنے حسب ونسب، پر غرور تھا۔ فتح مکہ کے دن حرم کعبہ میں کھڑے ہوکر ان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے قریش والو! اب جاہلیت کا غرور اور نسب ناموں کا فخر خدا تعالیٰ نے مٹا دیا ہے تم انسان آدم کی اولاد سے ہو اور آدم مٹی سے بنے ہیں اور یاد رکھو کہ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ تم سب کے سب آدم کی نسل ہو اور اس کی اولاد ہو اور تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی کا رتبہ دیا ہے۔

انما المومنون اخوة (الحجرات:۱۰)

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی فرمان کے مطابق حجۃ الوداع میں کم وبیش ایک لاکھ انسانوں کے سامنے یہ اعلان کیا

المسلم اخو المسلم

کہ ہر مسلم دوسرے مسلم کا بھائی ہے اس برابری نے کالے اور گورے، عربی اور عجمی کا فرق ختم کردیا۔

اور خدا نے ان پر اپنا یہ احسان جتلایا کہ:

فاصبحتم بنعمة اخوانا

(آل عمران:۱۰۳)

خدا کے فضل و کرم سے تم سب کے سب بھائی بھائی ہو، خدا کے گھر میں کوئی فرق نہیں علم حاصل کرنا سب کا حق ہے اور تمام حقوق سب کیلئے یکساں ہیں حتیٰ کہ سب کا خون بھی برابر ہے۔ **قال اللہ تعالیٰ: ان النفس بالنفس والعین بالعین** (المائدۃ:۴۵)

دنیا میں سب سے زیادہ جس چیز نے گمراہی پھیلائی ہے وہ دین ودنیا کا فرق کرنا ہے۔

دین کا کام الگ کیا گیا اور دنیا کا کام الگ۔ جس طرح لوگ آج بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ غاروں اور وادیوں میں الگ بیٹھ کر عبادت کرنا دینداری ہے اور اس کے مقابلہ میں دوست واحباب، ماں باپ، پرورش اولاد دنیا داری ہے۔ اسلام نے اس غلطی کو مٹا دیا ہے اور فرمان جاری کیا ہے کہ حکم خداوندی کے مطابق ان حقوق وفرائض کو ادا کرنا بھی دینداری ہے۔ اسلام کی تعلیمات میں نجات کا دارومدار دو چیزوں پر ہے۔ ایمان اور اعمال صالح اور یہ دونوں آپس میں لازم وملزوم ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دین اسلام پیش کیا ہے اس میں مندرجہ ذیل چیزوں کا ذکر کتاب و سنت میں وضاحت سے فرمادیا ہے۔

۱۔ اسلام ہر مسلمان کو اس کے جان، مال اور عزت کی حفاظت کا مکمل یقین دلاتا ہے۔

۲۔ اسلامی معاشرے میں ہر آدمی کو حق ہے کہ وہ تمام ان سہولتوں سے استفادہ فرماسکے جو حقوق کے ضمن میں آتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ تمام انسان برابر ہیں چنانچہ اسلام کی رو سے ہر انسان جائز سہولتوں سے استفادہ فرمانے کا حق رکھتا ہے۔

۳۔ اسلام ہر فرد کے حق میں ہر طرح کے ظلم وتعدی کو ناجائزہ قرار دیتا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے **ان اللہ لا یحب المعتدین۔**

بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

چنانچہ کسی بھی شخص کو محض ظن وشک کی بنا پر کسی سزا کا مستحق قرار نہیں دیا جاسکتا۔

۴۔ عقیدہ وعمل کے بارے میں کسی بھی

باقی صفحہ 38 پر